ایک نجومی کی افسوسناک غلط بیانی

اور

حدیث نبویؐ کی صداقت کی زندہ مثال

صحیح حدیثوں سے ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو کاہنوں اور نجومیوں یعنی وہ لوگ جو آئندہ زمانے کے متعلق اپنے تخمین اور اندازے سے پیشین گوئیاں کرتے ہیں ان کے پاس کسی بات کے دریافت کرنے کے لئے جانے اور ان کی باتوں کا اعتبار کرنے سے سخت منع فرمایا ہے۔ چنانچہ مسلم شریف میں ایک روایت ہے کہ ایک صحابی نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسولؐ! جب ہم اسلام سے ناواقف تھے اور زمانہ جاہلیت میں تھے تو (اپنی بہت سی ضروریات کے متعلق آئندہ کا حال معلوم کرنے کے لئے) کاہنوں کے پاس جایا کرتے تھے۔ (کیا اب بھی ہم کو ایسا کرنے کی اجازت ہے؟) تو حضورؐ نے فرمایا فَلَا تَأْتُوا الْكُهَّانَ (نہیں اب ایسا مت کرو، اب ان کے پاس مت جاؤ — ایک روایت میں ہے عن حفصة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مَنْ أَتَى عَرَّافًا فَسَأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ لَمْ يُقْبَلْ لَهُ صَلَوةُ أَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً رواه مسلم۔ ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو (اپنے کسی کام کا انجام معلوم کرنے کے لئے) کسی نجومی وغیرہ کے پاس جائیگا اللہ تعالیٰ اس کی چالیس دن کی نمازوں کو قبول نہیں فرمائیگا۔ حضورؐ نے فرمایا ہے۔ إِنَّهُمْ لَيْسُوا بِشَيْءٍ (بخاری مسلم) یعنی کاہن اور نجومی اس قابل نہیں ہوتے کہ ان کی باتوں کا اعتبار کیا جائے۔

ایک شبہ اور اسکا جواب

اب آپ کے دل میں یہ بات کھٹک رہی ہوگی کہ ہم تو دیکھتے ہیں کہ نجومیوں کی باتیں اور ان کی پیشین گوئیاں بعض اوقات سچ بھی ثابت ہوتی ہیں تو پھر ان کی باتوں کا اعتبار کیوں نہ کیا جائے۔ بعینہ یہی خطرہ صحابہؓ کے دلوں میں بھی گذرا تھا اور انھوں نے یہ سوال خود حضورؐ کے سامنے پیش کیا تھا۔ حضورؐ نے جو جواب ان صحابہ کو دیا تھا اور وہ اس جواب سے مطمئن ہوگئے تھے وہی جواب میں یہاں نقل کر دیتا ہوں اس لئے کہ ایک مومن کیلئے اس سے بڑھکر تشفی بخش جواب اور کوئی نہیں ہو سکتا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بات دراصل یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کسی امر کا فیصلہ کر لیتا ہے اور اس کی اطلاع فرشتوں کو دیدیتا ہے تو وہ فرشتے آپس میں ایک دوسرے سے اس کا تذکرہ کرتے ہیں، کچھ شیاطین ایسے ہیں کہ جو ایسی باتوں کی تلاش میں رہتے ہیں، جب وہ فرشتوں کی آپس کی باتوں سے کچھ سن پاتے ہیں تو فوراً اس بات کو نجومیوں کے

کان میں ڈالدیتے ہیں۔ نجومی اس ایک بات کے ساتھ بیسیوں جھوٹ باتیں اپنی طرف سے ملاکر شائع کردیتے ہیں۔ ان میں سے وہ باتیں تو یقیناً سچ ثابت ہوتی ہیں جو شیطان نے فرشتوں سے سنکر اس کے کان میں ڈالی تھیں۔ (باقی باتیں اندھے کی لاٹھی کی طرح ہیں یعنی لگ گئی تو تیر نہیں تکا)۔ مطلب یہ ہے کہ جس طرح کوئی جھوٹا آدمی کبھی کبھی سچ بھی بولدیتا ہے مگر اس کی جھوٹ باتوں کی وجہ سے اس کی سچی باتوں کا بھی اعتبار جاتا رہتا ہے اور کبھی کسی معاملہ میں اس کی شہادت معتبر نہیں ہوتی۔ اسی طرح ان نجومیوں کی بعض باتیں (جو فیصلہ الٰہی کے موافق ہوتی ہیں) گو سچ ہوجاتی ہیں مگر سینکڑوں جھوٹ اس کے ساتھ ملا ہوا ہوتا ہے اس لئے ایسے جھوٹوں کے پاس جاکر اپنی قسمت کا حال معلوم کرنا یا ان کی باتوں پر اعتبار کرنا کسی عقلمند آدمی کا کام نہیں ہوسکتا، چہ جائیکہ وہ مسلمان اور مومن ہو۔

ایک نجومی کی غلط بیانی کی تازہ مثال

بخاری شریف کی ایک روایت میں ہے فَيَكْذِبُونَ مَعَهَا مِائَةَ كَذْبَةٍ مِنْ عِنْدِ أَنْفُسِهِمْ یعنی نجومیوں کو اپنے موافق شیاطین کے ذریعہ (فرشتوں کے آپس میں تذکرے کی وجہ سے) جو باتیں معلوم ہوجاتی ہیں۔ ان کے ساتھ وہ بہت سی جھوٹ باتیں اپنی طرف سے گھڑ کر ملادیتے ہیں۔ اس حدیث کی تصدیق میں نجومیوں کے جھوٹ کی ایک ایسی زندہ اور تازہ مثال اس وقت میں آپ کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں کہ جس کی بناپر احادیث صحیحہ کے الہامی اور من اللہ ہونے پر کم از کم مجھے تو یقین ہوجاتا ہے اور بے ساختہ زبان پر جاری ہوتا ہے صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ الْكَرِيْم۔

پنڈت نگم چند شرما یک سیلر ناریل بازار کانپور نے ایک چھوٹا سا چارورقی ٹریکٹ شائع کیا ہے جس کا نام ہے۔ "پیشین گوئی سمت ۲۰۰۰ تک" اس ٹریکٹ میں پنڈت جی نے جہاں بہت سے لوگوں کے حوالوں سے یہ بتایا ہے کہ اب کلجگ ختم ہوکر ست جگ لگیگا (ص۲) سمت ۲۰۰۰ بکرم سے وہ مبارک وقت دنیا میں آنیوالا ہے جس کو آسمانی بادشاہت کہتے ہیں (ص۲) سمت ۱۹۹۹ میں شری کلک بھگوان یعنی امام مہدی سب سے پہلے بنگال میں دکھلائی پڑیں گے (ص۲) وہاں آپ نے عیسائیوں اور مسلمانوں کی مذہبی کتابوں سے بھی اس قسم کی پیشین گوئیاں نقل کی ہیں۔ عیسائیوں یا ہندوؤں کی کتابوں سے آپ نے جو کچھ بیان کیا ہے اس کے متعلق تو مجھے بحث کرنے کی ضرورت نہیں لیکن مسلمانوں کے بارے میں آپ نے جو کچھ لکھا ہے اس میں انتہائی غلط بیانی اور صریح دروغ بافی سے کام لیا گیا ہے اس لئے مجھے ضرورت محسوس ہوئی کہ مسلمانوں کو اس پر متنبہ کردوں۔

پنڈت جی نے نہ معلوم کس مصلحت سے اس ٹریکٹ میں سب سے پہلے مسلمانوں ہی کی مذہبی کتابوں کے حوالوں کو پیش کرنا مناسب سمجھا ہے چنانچہ چند تمہیدی سطروں کے بعد آپ لکھتے ہیں۔

"مسلمانوں کی مذہبی کتابوں کے مطابق اسی زمانہ (یعنی سمت ۲۰۰۰ بکرمی) میں قیامت آئیگی میری سمجھ میں قیامت کا مطلب یہ ہے کہ عذاب کرنیوالا کوئی نہ رہیگا۔ حدیث کی کتاب بخاری شریف میں لکھا ہے کہ چودہویں صدی ہجری کی دوسری تہائی میں قیامت آئیگی اور حضرت امام مہدی کا ظہور ہوگا اسی کتاب (یعنی بخاری شریف)

کذب و افترا

میں ایک جگہ لکھا ہے اے ہندوستان والو تمہاری آنکھیں کھلیں یا نہیں، نیند پوری ہوئی یا نہیں۔ سوچ کے اٹھو دنیا تباہ و برباد ہونوالی ہے جو کچھ کرنا ہے آج ہی کرلو۔ (صلا)"

پنڈت جی کے نزدیک ہندوؤں کے کلک بھگوان (جن کے آنیکا ان کو انتظار ہے) اور مسلمانوں کے امام مہدیؑ دونوں ایک ہی شخص ہیں صرف ناموں کا فرق ہے چنانچہ اس ٹریکٹ میں انھوں نے کلک بھگوان کے نام کے ساتھ باربار "یعنی امام مہدی" کا لفظ لکھا ہے۔ اب غور کیجیے کہ ان چند سطروں کی عبارت میں پنڈت جی نے کتنی غلط بیانیوں سے کام لیا ہے اور ایک ذرا سی سچی بات کے ساتھ کس قدر جھوٹ ملاکر شائع کیا گیا ہے۔ یعنی صرف اتنی سی سچی بات ان کے کان میں کسی نے ڈالدی کہ حدیث کی بعض کتابوں میں حضرت امام مہدیؑ کے آنے کی خبر دی گئی ہے۔ بس اب اسی کے ساتھ آپ نے پانچ چھ باتیں جھوٹ ملادیں (۱) کلک بھگوان اور امام مہدی دونوں ایک ہی شخص ہیں۔ (۲) مسلمانوں کی مذہبی کتابوں کے مطابق سمت۲۰۰۰ میں قیامت آئیگی (۳) قیامت کا مطلب یہ ہے کہ عذاب کرنیوالا کوئی نہ رہیگا۔ (۴) حدیث کی کتاب بخاری شریف میں لکھا ہے کہ چودہویں صدی ہجری کی دوسری تہائی میں قیامت آئیگی۔ (۵) بخاری شریف میں لکھا ہے کہ چودہویں صدی ہجری میں امام مہدی کا ظہور ہوگا۔ (۶) بخاری شریف میں لکھا ہے کہ اے ہندوستان والو تمہاری آنکھیں کھلیں یا نہیں وغیرہ۔

حالانکہ ان میں سے ایک بات بھی صحیح نہیں ہے۔ بلکہ یہ تمام باتیں سراسر بہتان، افترا اور جھوٹ ہیں۔ بخاری شریف تو بڑی چیز ہے میں تو کہتا ہوں کہ حدیث کی کسی معتبر کتاب میں بھی پنڈت جی کی ان بکوسوں کا نام و نشان تک نہیں۔ اگر میرے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ حدیث نہ ہوتی جس میں جناب رسالتمآبؐ نے فرمایا تھا کہ یہ نجومی (پیشین گوئیاں کرنیوالے) ایک سچ بات کے ساتھ بہت سی جھوٹی باتیں اپنی طرف سے ملادیا کرتے ہیں تو یقیناً مجھے پنڈت جی کی اس جرأت اور انتہائی بیباکی پر سخت تعجب ہوتا مگر میں تو سمجھتا ہوں کہ یہ قدرت کی کارفرمائیاں ہیں۔ غور کرو کہ اس نے دنیا کے سامنے اپنے آخری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا کتنا روشن ثبوت پیش کیا ہے جو حضورؐ نے نجومیوں کے بارے میں فرمائی تھی۔ آخر اس میں کیا رمز ہے کہ پنڈت جی کو مسلمانوں کی طرف غلط باتیں منسوب کرنے کے لئے بخاری شریف ہی کا خیال کیوں آیا۔ کیا حدیث کی دوسری غیر معروف و مشہور کتابیں نہ تھیں ــــ تھیں اور ضرور تھیں لیکن قدرت کو ان کا جھوٹ زیادہ سے زیادہ اجاگر کرکے دکھانا تھا اس لئے ان کو ایک ایسی کتاب کے حوالہ کی سوجھی جو آج بیشمار تعداد میں دنیا میں موجود ہے۔ جسے روزانہ لاکھوں مسلمان پڑھتے اور پڑھاتے ہیں۔ جو انسان کی تالیف کردہ کتابوں میں مسلمانوں کے نزدیک سب سے زیادہ محترم اور سب سے زیادہ قابلِ اعتماد ہے۔ جس کی صحت پر امت کا اجماع ہوچکا ہے۔ پس ظاہر ہے کہ ایسی کتاب کے متعلق افترا پردازی سخت رسوائی کا باعث ہوگی۔

حقیقت کا اظہار اس میں شبہ نہیں کہ ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ میں ایسی حدیثیں موجود ہیں جن میں حضرت امام مہدی علیہ السلام کے آنے کی خبر دی گئی ہے۔ لیکن ان حدیثوں میں کوئی سن، سمت یا تاریخ اور مہینہ نہیں بتلایا گیا ہے اس لئے

چودھویں صدی یا کسی اور سال کی تعیین کرنا بالکل غلط اور بے بنیاد ہے ممکن ہے کہ یہی زمانہ ہو اور ممکن ہے کہ ابھی وہ زمانہ آئندہ آئے۔ عام طور پر لوگوں کا یہ خیال ہے کہ چودھویں صدی کی برائی حدیثوں میں بیان کی گئی ہے لیکن یہ خیال بھی ہرگز صحیح نہیں یعنی حدیثوں میں چودھویں صدی یا کسی اور صدی کا کہیں نام نہیں لیا گیا ہے صرف اتنا بتلایا گیا ہے کہ قیامت کے قریب فلاں فلاں علامتیں ظاہر ہونگی اور لوگ ایسے ایسے کام کرنے لگ جائیں گے گو ان میں کی بہت سی چیزیں آج کل پائی جارہی ہیں مگر بہت سی ایسی علامتیں بھی ہیں جو ابھی تک ظہور میں نہیں آئی ہیں اسلئے یہ کہنا کہ حضورؐ نے نام لیکر فرمایا ہے کہ فلاں صدی یا سن میں قیامت آئیگی یا لوگ ایسے ویسے ہو جائیں گے قطعاً غلط ہے۔

امام مہدیؑ کی پہچان

یہ دیکھکر کہ "مہدی" کے لقب کے ساتھ ایک بزرگ کے آنے کی خبر دی گئی ہے بہت سے مکاروں کے منہ میں پانی بھر آیا۔ اور مسلمانوں کا امام بننے کی ہوس میں انھوں نے غلط اور جھوٹا دعویٰ کر دیا کہ میں ہی وہ "مہدی" ہوں جن کے آنے کا ذکر حدیثوں میں ہے۔ یہ دعوی مختلف لوگوں نے کیا ہے مگر آجکل ہندوستان میں جن کا زیادہ چرچا ہے پنجاب کے مرزا غلام احمد قادیانی ہیں۔ آپ اپنے آپ کو صرف مہدی موعود ہی نہیں بلکہ مسیح اور نبی بھی سمجھتے تھے۔ لیکن یاد رہے کہ حضرت مہدی موعود کی جو جو پہچان حدیثوں میں بتائی گئی ہے ان میں سے ایک بھی مرزا صاحب میں نہیں پائی جاتی مثلاً (۱) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ وہ (مہدی موعود) حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد سے ہوں گے۔ مرزا صاحب فاطمی نہیں تھے۔ (۲) امام مہدی اور ان کے باپ کا وہی نام ہوگا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے باپ کا تھا یعنی محمد بن عبداللہ۔ مرزا صاحب میں یہ بات بھی نہیں پائی جاتی۔ (۳) وہ (امام مہدی) مکہ معظمہ جائیں گے اور حرم میں ان کے ہاتھ پر ظالموں سے قتال یعنی ہتھیاروں کے ساتھ مقابلہ کرنے کی بیعت کی جائیگی۔ مرزا صاحب کو تو زندگی بھر میں کبھی حج بھی نصیب نہیں ہوا۔ اور نیز مرزا صاحب کے ہاتھ پر جہاد بالسیف (یعنی تلوار کے ساتھ دشمن کے مقابلہ کرنے کی) بیعت کیا کی جاتی۔ انھوں نے تو پہلے ہی فرمادیا کہ اب جہاد بالسیف منسوخ ہوگیا۔ (۴) امام مہدیؑ تمام عرب بلکہ تمام روئے زمین کے حاکم اور مالک ہوجائیں گے مگر مرزا صاحب کو تو ایک انچ زمین کی بھی خود مختارانہ حکومت نصیب نہ ہوئی وہ تو ایک کافر حکومت کی غلامی میں پیدا ہوئے۔ اسی غلامی میں پلے۔ اسی غلامی میں پھلے پھولے یہانتک کہ اس غلامی ہی کی حالت میں مہدویت اور نبوت کا جامہ بھی پہنا اور آخر ایک دن اسی کے سایہ تلے دنیا سے رخصت ہوگئے پس کہاں امام مہدیؑ اور کہاں مرزا قادیانی ع چہ نسبت خاک را با عالم پاک

مجھے حیرت ہوتی ہے ان کی عقلوں پر جو اتنی صاف اور واضح حقیقتوں کے باوجود مرزا صاحب کو نہ صرف مہدی بلکہ پیغمبر تک ماننے کو تیار ہیں۔ ھداھم اللہ الی الصراط المستقیم۔

(باقی مضمون صفحہ ۴۲ پر ملاحظہ ہو)